



# ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن: ترقی کی نئی دنیا

## تیزی سے بدلتی ہوئی مصنوعی دنیا، میں خود کو بدل کر حقیقی کامیابی حاصل کریں



ہے۔ ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن آپ کو کسی بھی طرح سے محدود رہنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ آپ عالمی سطح پر اپنی مارکیٹ کو وسعت دے سکتے ہیں۔ اگر آپ نے منظم ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کا عمل اپنایا ہے، تو آپ کا ادارہ آپ کے سمسٹر، ملازمین سب اس تبدیلی سے فائدہ اٹھائیں گے۔ یہ انتہائی اہم اور مناسب وقت ہے کہ ہم اپنی افرادی، تعلیمی اداروں اور کارپوریٹ سیکٹر میں ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے اپنا توجہ اور اس کے ذریعے اپنی ترقی کے سفر کو مزید تیز کریں۔

بہت سے نکتات صرف سطحی عمل ہیں جب کہ ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن ایک انتہائی سنجیدہ اور وقت طلب کام ہے۔ اس عمل کی کامیابی کے لیے بہت وقت، محنت، مہارت اور سرمایہ درکار ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے بے شمار مسائل کا حل ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن میں پوشیدہ ہے۔ یہ عمل ہمارے اداروں کی کارکردگی کو شفاف، بہتر، موثر اور ناقابل یقین حد تک آسان اور عالم فہم بنا دے گا۔

پاکستان کے سرکاری اور پرائیویٹ اداروں میں یہ عمل بڑی کامیابی سے جاری ہے لیکن اس عمل میں سب سے بڑی رکاوٹ بنیادی سہولیات کا فقدان، ٹیکنالوجی کے متعلق محدود سوج، لوگوں کی تعلیم فراہم کرنا ہے۔ اس کا ہرگز مطلب کسی آسان یا شارٹ کٹ کو حاصل کرنا نہیں، بلکہ یہ آپ کے کام کے معیار کو بہتر بنانے، تیز رفتار اور محفوظ بنانے کا عمل ہے۔ وہ لوگ اور ادارے جنہوں نے ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کے مطابق خود کو ڈھالا ہے، وہ آج بڑی تیزی سے ترقی کی سفر پر گامزن ہیں۔

عملی نظام کو بدلیں۔ ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کے لیے آپ کی سوج، مقصد اور مستقبل کے منصوبوں کا ہم آہنگ ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اس لیے آپ کے ادارے کا مقصد ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کے عمل کے ساتھ ہم آہنگ ہونا بھی ضروری ہے۔

بہت سارے لوگ اور ادارے یہ بنیادی غلطی کرتے ہیں کہ وہ ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کو اپنے کاروبار کا صرف ایک حصہ سمجھتے ہیں جب کہ ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن آپ کے پورے ادارے اور کاروبار کا لازمی حصہ ہے۔ اس عمل کو اپنے ادارے کے ساتھ منظم کریں اور اپنی کارکردگی اور فیصلہ سازی کی صلاحیت کو بہتر بنائیں۔

میں نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ ہم ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اس لیے ہمیں تیزی سے تیار ہونے کی ضرورت ہے۔ اس وقت ضائع کیے بغیر ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کو بھرپور طریقے سے استعمال کرنا ہے۔ ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کے موثر استعمال کے لیے لازمی امر ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کے متعلق ٹیکنالوجی اور میڈیم کا بھرپور استعمال ہے لیکن اس سے کہیں اہم اپنے اسٹاف کی تربیت ہے۔ اسٹاف کی تربیت اور صلاحیتوں کا نگہارنا بہت سارے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہترین ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے مطلوبہ نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔

تبدیلی ایک ایسی منفرد چیز ہے جو انسانی بقاء کے لیے لازمی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ معاشرہ بدلتا ہے لیکن ٹیکنالوجی نے اس تبدیلی کو بہت تیز رفتار بنا دیا ہے۔ ہماری زندگی، کام کا جگہ اور رہنے سہنے کے طور پر نئے ٹیکنالوجی کے استعمال پر منحصر ہیں۔ ہماری سوچیں، عادات اور وقت کا استعمال ٹیکنالوجی کی مرہون بنت ہو گیا ہے۔

تربیت اور کارپوریٹ سیکٹر میں ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کا عمل دخل بہت زیادہ ہوا ہے۔ آج اس مضمون میں ہم اس اہم موضوع پر گفتگو کریں گے اور جانیں گے کہ ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کیسے ہماری افرادی، اجتماعی اور پیشہ ورانہ زندگی میں کامیابی کے لیے اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن میرا پسندیدہ موضوع ہے اور میں اس کو بڑی دل چسپی سے پڑھتا ہوں، سمجھتا اور لکھتا ہوں۔ میں گذشتہ پانچ سال سے پاکستان کے مختلف تعلیمی اداروں اور کارپوریٹ سیکٹر کے افراد کو تربیت، تلمیذین اور اراکین بنانے میں مددگار ہوں۔

ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کیا ہے اور کیوں ضروری ہے؟ ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کو جو وہ نظام کو نئے انداز سے تخلیق کرنے کے لیے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کو استعمال کرنے کا عمل ہے، جس میں موجودہ کاروباری عمل کو مزید شفاف بنانے، صارفین کے تجربات کو بدلتے ہوئے وقت اور مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق پورا کرنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ہوتا ہے۔

ڈیجیٹل دور میں کاروبار کا یہ تصور ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کہلاتا ہے۔ ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن اس لیے ضروری ہے کہ ٹیکنالوجی نے بہت ترقی کی ہے اور انسانوں کا کام بہت آسان کر دیا ہے۔ ڈیٹا کی سہولت سے آپ اپنا قیمتی وقت اور سرمایہ بہتر جگہ پر استعمال کر سکتے ہیں۔ اس ضمن میں یہ بات نہایت اہم ہے کہ ہم ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کی اہمیت اور اس کے بھرپور استعمال سے مکمل طور پر آگاہ ہوں اور جدید ٹولز، ٹیکنالوجی اور اسٹریٹیجی کا بھرپور استعمال جانتے ہوں۔

اس مضمون میں، میں سادہ اہم نکتات بیان کروں گا جو اس کثیر الشی ٹریڈنگ، سٹریٹجی اور ورکشاپ میں بتاتا ہوں۔ آپ ان نکتات کو عمل کر کے اپنی ذات اور اپنے کاروبار کو ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کا حصہ بنا سکتے ہیں۔ یہ نکتات میرے پانچ سال کے تجربے، مختلف ٹریڈنگ سیشن، کتابوں کے مطالعے اور ماہرین سے گفتگو کا مجموعہ ہیں۔

ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کو تسلیم کرنا سب سے اہم اور بنیادی پہلو ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کی اہمیت کو تسلیم کرنا ہے کہ ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کے بغیر ہماری کامیابی اور ترقی ادھوری ہے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اب بھی بہت سارے لوگ اور ادارے ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کی اہمیت اور افادیت سے اس کی حد تک حقیقت کو تسلیم کرنے سے بھی قاصر ہیں۔

ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کے آگے بڑھ رہی ہے ہمیں اس وقت ضائع کیے بغیر ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کو بھرپور طریقے سے استعمال کرنا ہے۔ ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کے موثر استعمال کے لیے لازمی امر ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کے متعلق ٹیکنالوجی اور میڈیم کا بھرپور استعمال ہے لیکن اس سے کہیں اہم اپنے اسٹاف کی تربیت ہے۔ اسٹاف کی تربیت اور صلاحیتوں کا نگہارنا بہت سارے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہترین ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے مطلوبہ نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔

تربیت اور انسانی رویے ہیں۔ ہمارے عام لوگوں سے شروع کر کے بہت بڑے بڑے اداروں میں ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کی حقیقی روح کو عملی طور پر اپنانا نہیں گیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کے لیے ہمیں اب بھرپور منظم اور ہنگامی بنیادوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان کے اکثر اداروں میں نوجوانوں کی بہت کم تعداد فیصلہ سازی کی پوزیشن پر کام کر رہی ہے اس لیے عمر میں بڑے لوگ جنریشن گپ کی وجہ سے ٹیکنالوجی کے استعمال میں ہنگامی ہٹ کا شکار رہتے ہیں، جب کہ دوسری جانب نوجوانوں کو اسل اور نیچے موبائل فون، سوشل میڈیا ایپس اور انٹرنیٹ سے بڑی حد تک واقف ہیں لیکن وہ اس کا صحیح استعمال نہیں کر رہے ہیں۔ اس لیے گھروں میں والدین، اسکولوں میں اساتذہ اور طالب علموں اور کام کی جگہ ملازمین کو اس کی اہمیت، درست استعمال اور اثرات سے روشناس کروانا چاہیے۔

اس ضمن میں اب بہت کام کیا جا رہا ہے۔ اور سیزر انویسٹرز چیئرمین آف کامرس اینڈ انڈسٹری (OICCI) نے پاکستانی حکومت کو 2022 میں 50 صفحات پر مشتمل ایک اٹھائی رپورٹ پیش کی جس کا عنوان ”پاکستان میں ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کے لیے مفارشات“ ہے۔ اس کے ایک باب ”ڈیجیٹل تبدیلی کے اثرات“ میں بیان کیا گیا ہے کہ ”جس ملک کی آبادی 225 ملین ہے جس میں سے 38 فی صد سے زیادہ 25 سال سے کم آبادی ہے، ایسی صورت حال میں پاکستان اپنا موثر کردار ادا کرنے کے لیے اچھی پوزیشن میں ہے۔ اگلی دہائی میں عالمی ڈیجیٹل معیشت میں پاکستان کا کردار نہایت اہم ہے۔“

توقع ہے کہ ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کا انقلاب ملک کے لیے نیک پیچھے ثابت ہوگا۔ معیشت اور تمام شعبوں میں ترقی کے نہ ختم ہونے والے امکانات روشن ہیں۔ اگر پوری طرح سے اس تبدیلی سے فائدہ اٹھایا جائے تو ڈیجیٹل انقلاب آسکتا ہے۔

پاکستان میں معاشی قدر 2030 پیداواری نوآباد پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ آمدنی میں اضافہ، لاگت کی بچت، نئی مصنوعات کا قیام اور مصنوعی طبقات اور ڈی ڈی بی بی میں اضافہ کیلئے سے ثابت شدہ اثرات کے ساتھ، اب ڈیجیٹل دنیا کو اپنانا زیادہ اہم ہو گیا ہے۔ ملک میں بہتری لانے کے لیے، وہابی امراض کے بعد کا مستقبل اور اس کا خاتمہ چینی بنانے اور عام آدمی کے اقتصادی حالات کو بہتر کیا جاسکتا ہے۔“

صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی نے اس سال کے شروع میں ایک ڈیجیٹل ٹیکنالوجی وفد سے ملاقات میں کہا تھا: ”ڈیجیٹل تبدیلی ٹیکنالوجی کی ترقی اور بڑھوتری کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنا پاکستان کے ورژن کا مرکز ہے۔“

ایگزیکٹو چیئرمین جنف بیرون کا کہنا ہے کہ ”ڈیجیٹل تبدیلی کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ ڈیجیٹل تبدیلی کو نہیں اپنایا گیا تو وہ ناکام ہو جائے گی۔“

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ٹیکنالوجی سے گھبرانے اور پریشان ہونے کی بجائے اس سے استفادہ کریں۔ ٹیکنالوجی کے درست استعمال اور اس کی افادیت کو فعال بنا کر اپنی تخلیقی اور انتظامی صلاحیتوں کو مزید نکھار سکیں۔ یاد رکھیں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی ہماری زندگیوں کا حصہ بن چکی ہے۔ اس لیے زندگی میں اس کے بغیر کامیابی اور ترقی ناممکن ہے۔ اس لیے اس تیز رفتار دنیا میں ٹیکنالوجی کے ساتھ خود کو بدلیں تاکہ آپ تبدیلی کے سفر میں کامیابی سے ہٹسکا رہ سکیں۔ واضح رہے کہ مستقبل ہمیشہ ان کا روشن ہوتا ہے جو آج اپنی شمع روشن رکھنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔



# بچوں کی پرورش میں غفلت نہ برتیے

## مسلسل ذہنی اذیت اور تشدد بچے کو چڑچڑا، بد لحاظ اور بد تمیز کر دیتے ہیں



اپنے مسائل بانٹے گا۔ آپ کو اپنے رویے سے اسے قائل کرنا ہوگا کہ آپ کا بھلا چاہتے ہیں۔ یاد رکھیے کہ بھلا جو تے مارنے سے نہیں ہوتا اور نہ بچے کی عزت نفس کو سزا بازار بخروا کرنے سے ہوتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کا مفہوم ہے کہ دوست کو نصیحت اکیلے میں کرنی چاہیے۔

اولاد تو دوست سے بڑھ کر ہوتی ہے تو کیوں ہم اسے سب کے سامنے ذلیل کر کے فخر کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ بڑا فرما رہا ہے۔ حالانکہ وہ اگر خاموش ہے تو صرف اس لیے کہ مزید تماشا نہ بنے۔ مسلسل ذہنی اذیت اور تشدد اسے چڑچڑا، بد لحاظ اور بد تمیز کر دیتے ہیں اور بعض اوقات تو بات خود کئی تک پہنچ جاتی ہے۔ ہم سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ اسے کسی کہ نظر لگ گئی ہے، حالانکہ معاملات ہم نے خود خراب کیے ہوتے ہیں۔ بچا کہ نظر کا معاملہ بھی ہے لیکن اس سے بہت کر رہی بہت بچا ایسا ہوتا ہے جو نہیں اپنے آپ میں بہتر کرنا ہوتا ہے۔

ہم نے پتا نہیں کھان سے ایک خول چڑھا لیا ہے اپنے اوپر کہ بچوں کے ساتھ ہنسی مذاق نہیں کرنا۔ ان سے ہنسانا نہیں ہے، انہیں اپنے ساتھ باہر نہیں لے کر جانا اور نہ ہی ان کے ساتھ دوستانہ ماحول رکھنا ہے۔ ہمیں رعب و دبدبے میں رہنا ہے تاکہ وہ سدھر کر اپنی دنیا بنالیں۔ تو جناب معذرت کے ساتھ آپ اپنے بچے پر ظلم کر رہے ہیں۔ اسے لطف اندوز ہونے دیجیے، اپنے ساتھ کھیلنے دیں اور اسے اپنی عمر کے کام کرنے دیں تاکہ وہ سمجھ سکے کہ تجربات سے کیسے سیکھنا ہے۔ غلط و صحیح کا فیصلہ کرنے دیں۔ آپ بس نظر رکھیں تاکہ ان میں احساس پیدا ہو۔

خدارا! بچوں کو وقت دیجیے تاکہ وہ آپ کی بات سنیں اور اخلاقی پختیوں میں گرنے سے محفوظ رہ سکیں۔

ہیں جو بچے کو آکسانتی ہیں کہ وہ کچھ الٹا سنا دیا کرے۔ ماہر نفسیات بچے کے سامنے ایک خالی سلیٹ کی مانند جاتا ہے اور بچے کو موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ اپنا سارا غبار لکیروں، ٹوٹے پھوٹے لفظوں اور ادھ لکھے حروف کی شکل میں اس پر لکھ دے۔ جب بچے کا غبار، غصہ اور شکاکا فتم ہوتی ہیں تو ماہر نفسیات آپ کی فراہم کردہ معلومات کو خوب صورتی سے، مٹھاس سے اور شیریں آواز میں اس کے دماغ میں اڈیل کر اسے قائل کرتا ہے کہ وہ اپنے والدین کا خیال کیا کریں۔ بس انداز بدل گیا اور بچے کو وہی بات اپنے فائدے کی گلی جس کی وجہ سے اس نے جان و دل سے اسے قبول کر لیا۔

یہی وقت اگر آپ بچے کو دین تو وہ آپ کے ساتھ

سے کر سکے۔ اور یہی اسی وقت ممکن ہے جب اسے چھوٹے چھوٹے چھوٹے کام کرنے کو دیے جائیں۔

جب بچے حد سے زیادہ بد تمیز ہو جائیں تو ہم نفسیات کے ماہرین کے پاس جانتے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ بچوں کی کاؤنسلنگ کروانے سے پہلے والدین کو اپنی کاؤنسلنگ لازمی کرانی چاہیے، بلکہ صرف اپنی ہی کاؤنسلنگ کروائیں تو شاید بہت ہی کم بچے کی کاؤنسلنگ کی ضرورت پڑے۔

ماہر نفسیات کے پاس جا کر بھی آپ کا بچہ کیا کرتا ہے؟ کبھی غور کیجیے گا۔ ماہر نفسیات اسی بچے کو قابو کرتا ہے، جسے پورا گھر قابو کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے۔ وجہ تشدد پندار نہ رویہ اور وہ طنز یہ نظریں ہوتی

سے کھلونوں سے آراستہ کمرہ دے کر احسان جتاتے پھرتے ہیں کہ اتنا کچھ کرنے کے بعد مجھے ہماری بات نہیں مانتے اور نہ ہی ہمیں فوقیت دیتے ہیں۔

ہمیں ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ کچھ بھی والدین کی طرف سے دی جانے والی سہولیات کی وجہ سے قریب نہیں ہوتا، یہ صرف ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ بچہ بچپن سے ہی سیکھنا شروع کر دیتا ہے، بلکہ بچپن میں سیکھنے کا عمل تیز ہوتا ہے۔ بچے نے ہر وہ کام کرنا ہوتا ہے جو وہ اپنے سامنے ہوتا دیکھتا ہے۔ بچے کے سامنے ایک دوسرے کو عزت سے پکارتیے، زمانے کی رفتار سے ہم بنگ ہونے کی کوشش کیجیے اور بچے کی تربیت اس سچ پر کیجیے کہ وہ اپنے کام خود

تحریر.....  
محمد عتیق

گزشتہ دنوں ایک دوست کی طرف جانا ہوا۔ مہمان خانے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ قریب گھر سے اونچی آواز میں بولنے کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔ مجھ نے معلوم کرنے پر مجبور کیا اور پتا چلا کہ ماں اور بیٹے کے درمیان سچ کلامی ہوسری ہے۔ بچہ سا تو میں جماعت کا طالب علم تھا جو پڑھنے سے جان چھڑوا رہا تھا۔ ماں کی آواز سے اونچی آواز اس کے بیٹے کی تھی۔ اگر ماں ایک بات کرتی تو بیٹا آگے سے دو ہاتھیں سناٹا۔ مسئلہ صرف یہ تھا کہ ماں جی پڑھانا چاہتی تھی اور بچہ اس وقت پڑھنے سے انکاری تھا۔ بچہ اگر بد تمیزی کر رہا تھا تو ماں جی بھی غصے میں زبان پر آئی بات روکنے سے انکاری تھیں۔ کوئی 10 سے 15 منٹوں تک یہ سلسلہ جاری رہا، پھر نجانے کیسے ختم سا گیا۔

یہ مسئلہ موجودہ نسل کے ساتھ بڑی شدت سے جڑا ہوا ہے۔ والدین کے پاس اپنے بھانے ہیں، جب کہ اولاد کے پاس اپنی مصروفیات ہیں۔ کچھ مصروفیات ایسی ہیں جو جان بوجھ کر ہم نے اپنے اوپر ایسی مسلط کر لی ہیں کہ جیسے ان کے بغیر ہمارا گزارا نہیں۔ ہمیں ذہن میں رکھنا چاہیے کہ

وقت کرتا ہے پرورش برسوں

حادثہ ایک دم نہیں ہوتا

اکثر و بیشتر گھروں میں یہ مسئلہ اس وقت پوری شدت سے موجود ہے۔ والدین بچوں سے دور اور بچے والدین کی الفت سے ناہد ہو کر نقصان دہ چیزوں میں پناہ ڈھونڈنے کی ناکام کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔ بچوں کے بات نہ ماننے کی وجہ

میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ والدین انہیں وقت نہیں دیتے۔ اگر کچھ والدین وقت دیتے ہیں تو وہ صرف پڑھائی یا نصیحت کیلئے ہوتا ہے۔ ہم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ بچہ وہی کامیاب ہوگا جو پڑھ لکھ جائے گا۔ حالانکہ ایسے واقعات موجود ہیں کہ پڑھائی سے بھاگے ہوئے افراد نے پرسکون اور اچھی زندگی گزار لی ہے۔ ہم تربیت کی طرف توجہ دینے کے بجائے کتابوں کو نالگووانے پر زور دیتے ہیں۔ ہم بچے کو خود کار مشین سمجھتے ہیں کہ اس کے کوئی جذبات نہیں ہیں۔ بس ایک پروگرامر کی طرح بچے کو کمانڈ دے کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنا فرض پورا کر لیا ہے۔ کھانا، پینا، جیب خرچ، اسکول کے اخراجات، ہوم ٹیوشن کے لوازمات اور نت



یہ لائبریری مسلمانوں کا قبضہ تھا ہے۔ خالد بکویٹی بہت سی دیگر عرب اسلام الماک کی طرح اسرائیلی حکام اور آس پاس کے باڈاروں کی طرف سے ضبط کرنے کی دیکھی دی گئی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ اس عمارت کے شہری بھے اسرائیلی قبضہ جھانکے ہیں۔ اب یہ ہم پر لازم ہے کہ ہم نسل کشی کے ساتھ ساتھ سب کچھ کو بھی روکنے کی آواز بند کریں۔

مجموعہ تقریباً 1200 منوات (کاشل) ہے، جن میں سے سب سے قدیم تقریباً 1000 سال پرانا ہے۔ ان میں سے تقریباً 200 تقریباً تیار اسلامی تحریریں ہیں، جن میں سے بہت سی زمین سیاسی میں غیر متحرک نمونوں سے پیچھے طور پر رکھی ہوئی ہیں۔

اس کا مخطوطہ مجموعہ، جس میں زیادہ تر 19 ویں صدی کے پرانے مینو اسکرپٹ ہیں، یہ تقریباً 5500 جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس لائبریری میں 18 ویں صدی کے اوائل میں خاندانی دستاویزات کا ایک بہت بڑا آرکائیو بھی موجود ہے۔

تحریر.....  
مقدس سمر

# جنگ اور کتب

## علم کشی کی داستان نسل کشی سے دگنی ہولناک ہوتی ہے

فلسطین، ایک ایسی سرزمین جو تاریخ کی تیش سے مزین ہے، جو یونان کے باغات کے ذریعے قدیم سرگوشیوں اور اپنے تحریک شہروں میں چلنے کی کوئیوں میں سانس بنتی ہے۔ فلسطین کا ساحل جدوجہد کے درمیان، لوگوں کا جذبہ ہے۔ اور امید کی تصویر چیت کرتا ہے، جو انسانی روح کی پائیدار خوبصورتی کا ثبوت ہے۔ اس کے مناظر پر غروب آفتاب صبر کی کہانیاں بیان کرتا ہے اور ایک روشن، پرانے کل کے خوابوں کو جان کرتا ہے۔ مگر آسوں سل کشی کے ساتھ فلسطین، "کشتی" سے بھی دوچار ہو چکا ہے۔

19 صدی میں فلسطین کی پاک زمین پر ایسی لائبریری کا جنم ہوا جس میں آج بھی عرب کلچر کا انتہائی بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ اس لائبریری کا نام اس کے بانی "راقب اللادری" کے نام پر رکھا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ "راقب اللادری" کا تعلق خالدی گھرانے سے تھا۔ خالدیوں کا دعویٰ ہے کہ ان کا نسب ابتدائی مسلمان فاتح خالد بن ولید سے ملتا ہے، جو 642 میں فوت ہوا تھا۔ گیارہویں صدی عیسوی میں یروشلم میں عربی مخطوطات کا دنیا کا سب سے بڑا

نقلیاتی علم کی ایک پناہ گاہ ہے، جہاں ہزار ہا مضمین اور شاعروں کی سرگوشیاں ہوا ہیں۔ لکھی گئی ہیں، اور لازوال کہانیاں کے ساتھ ان پرچوں دنوں اور جس ذہنوں کا ہتھیار کرتے ہیں جو اس کے مقدس ہال میں قدم رکھتے ہیں۔ ہر کتاب ایک ہی دنیا کا گیت ہے، جو راہ گیر کو دعوت دیتی ہے کہ وہ معروف اور نامعلوم دونوں کتبوں کو تلاش کرے، فکر اور حیرت کی اس پناہ گاہ میں، کوئی بھی سکون، تربیت، اور کہانیوں کے زم نگلے کو پاسٹا ہے جو ہمیشہ جاری رہوں گی فلسطین میں رہتا ہے۔

لاہیری کی مثال اس بوسا میں لکھی گئی ہے، جو کبھی جو کو مینے کے بل گرنے سے روکتی ہے مگر فطرت انسانی ہے۔ جنگی حالات میں انسان، "نسل کشی" کے بجائے "علم کشی" کی طرف راغب ہوتا ہے کیوں کہ جنگ میں کامیابی دشمنوں کا خون ہینانے سے نہیں ملتی بلکہ دشمنوں کو قتل کرنے کے حاصل ہوتی ہے۔ مگر علم کی داستان اس کی دگنی ہولناک ہوتی ہے۔ اور نسل کشی کا تعلق "فلسطین" سے ایسا ہے جیسے کسی "مظفل کا مادہ" سے، "جی ہاں فلسطین!

یہ لائبریری مسلمانوں کا قبضہ تھا ہے۔ خالد بکویٹی بہت سی دیگر عرب اسلام الماک کی طرح اسرائیلی حکام اور آس پاس کے باڈاروں کی طرف سے ضبط کرنے کی دیکھی دی گئی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ اس عمارت کے شہری بھے اسرائیلی قبضہ جھانکے ہیں۔ اب یہ ہم پر لازم ہے کہ ہم نسل کشی کے ساتھ ساتھ سب کچھ کو بھی روکنے کی آواز بند کریں۔





# تیزابیت سے بچنے کیلئے چند مفید مشورے

تیزابیت کی حکایت کمزور نظام ہاضمہ کی نشانی ہے۔ کئی بار کھانے پینے کی عادات میں کچھ تبدیلیاں کر کے تیزابیت سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔



ماہرین برائے صحت عامہ (gastroenterologist) کے مطابق غذا کے استعمال کے فوراً بعد معدے میں درد کا محسوس ہونا، سینہ کا چھلکا ہونا، ہلکے پھلکے ہونے، پیٹھ کی دھکیلی ہوئی حالت، ذہن کا بے چین ہونا اور نفاذ مشکل سے ہونا وغیرہ کئی علامات تیزابیت کے ہیں۔

تیزابیت سے بچنے کے لیے کئی مشورے دیئے جاسکتے ہیں۔ تیزابیت سے بچنے کے لیے کئی مشورے دیئے جاسکتے ہیں۔ تیزابیت سے بچنے کے لیے کئی مشورے دیئے جاسکتے ہیں۔

### چائے، کافی کا استعمال

آگر آپ کچھ شہادت کے چوقچے ہیں تو چائے میں آپ کے معدے کی سخت جلد جراثیم ہونے والی ہے، چائے اور کافی کا استعمال کم سے کم کریں، چائے اور کافی کا زیادہ استعمال بھی تیزابیت کا سبب بنتا ہے۔

### غیر متوازن غذا

ڈائیٹنگ بھی تیزابیت کی وجہ بن سکتی ہے۔ اس لیے صحت مند غذا کھانے کے لیے ضروری ہے۔

دماغی حالت براہ راست معدے کی صحت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر آپ خوش ہیں تو معدے سے تیزابیت کم ہوگی۔

## سگریٹ چھوڑنے پر جسم میں کیا تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں؟

سگریٹ کی طلب کے نتیجے میں طبیعت میں خرابی اور چڑچڑاہٹ آتی ہے۔

- 10 دنوں میں سگریٹ چھوڑنے سے سانس لینے میں آسانی آتی ہے۔
- 24 گھنٹوں کے دوران چڑچڑاہٹ کم ہوتی ہے اور نیند بہتر ہوتی ہے۔
- 30 دنوں میں سگریٹ چھوڑنے سے سانس لینے میں آسانی آتی ہے۔
- 30 دنوں میں سگریٹ چھوڑنے سے سانس لینے میں آسانی آتی ہے۔

## کیا سورج گرہن واقعی آپ کو اندھا کر سکتا ہے؟

سورج گرہن کے دوران سورج کی روشنی کو نظر سے لے کر لینا خطرناک ہے۔

سورج گرہن کے دوران سورج کی روشنی کو نظر سے لے کر لینا خطرناک ہے۔

## آئرن سے بھرپور غذا میں کونسی ہیں؟

آئرن سے بھرپور غذا میں کونسی ہیں؟

آئرن سے بھرپور غذا میں کونسی ہیں؟

## 'نسنا مکس' کورونا کیلئے مفید علاج ہے؟

نسنا مکس کورونا کیلئے مفید علاج ہے؟

نسنا مکس کورونا کیلئے مفید علاج ہے؟

## لیچی کے صحت سے متعلق حیرت انگیز فوائد

لیچی کے صحت سے متعلق حیرت انگیز فوائد

لیچی کے صحت سے متعلق حیرت انگیز فوائد

## سنا مکس کورونا کیلئے مفید علاج، اس میں کتنی حقیقت ہے؟

سنا مکس کورونا کیلئے مفید علاج، اس میں کتنی حقیقت ہے؟

سنا مکس کورونا کیلئے مفید علاج، اس میں کتنی حقیقت ہے؟

## جلد کے لیے مفید

جلد کے لیے مفید

جلد کے لیے مفید

